الفضل قادیان دار الامان
ایڈیٹر غلام نبی
DAILY AL-FAZL, QADIAN.
جلد ۲۷ | مورخہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۶۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۲ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بعارضہ بخار و زکام علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج عصر کے بعد ہائی سکول کی گراؤنڈ میں سپورٹس کلب قادیان اور میٹرک سنٹر قادیان کے طلباء کے درمیان ہاکی کا میچ ہوا جس میں سپورٹس کلب پانچ گول پر جیتا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشاعت سے قبل تمام تصانیف مرکز میں آنی چاہئیں

۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید میں کتابیں لکھتے ہیں۔ مگر ان کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنائی چاہیئے۔ اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہیئے جو کہ دہلی میں قائم ہو۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی ابھی ضرورت نہیں۔ اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس کا انجام اچھا ہو۔ بہت لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے۔ ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے مضر رساں ہوتی ہیں۔ اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آنی چاہئیں۔ اور یہاں لوگ اس کو دیکھیں۔ اور اس پر غور کریں۔ کہ آیا وہ چھپنے کے قابل بھی ہیں۔ یا کہ نہیں" (بدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

کھانے میں انتہائی سادگی

"ایک روز اخراجات کا ذکر ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کھانے کے متعلق میں اپنے نفس میں اتنا تحمل پاتا ہوں۔ کہ ایک پیسہ پر دو وقت بڑے آرام سے بسر کر سکتا ہوں" (سیرۃ مسیح موعود مولفہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم)

اگر دل پاک نہیں تو بیعت پر ناز مت کرو

"ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے اگر خدا تعالےٰ سے معاملہ صاف نہیں۔ تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے۔ مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں۔ ان پر خاص تجلی کرتا ہے۔ اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔ اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں۔ کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو۔ اگر دل پاک نہیں ہے" (الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء)

لعنتی کام

"جھوٹ جیسا کوئی لعنتی کام نہیں خصوصاً وہ جھوٹ جو آبرو اور عزت وغیرہ پر ہو" (الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء)

دل کی کھڑکی خدا کے فضل سے کھلتی ہے

"معلم اور واعظ کا تو اتنا ہی فرض ہے۔ کہ وہ بتا دے دل کی کھڑکی تو خدا ہی کے فضل سے کھلتی ہے۔ نجات اسی کو ملتی ہے۔ جو دل کا صاف ہو۔ جو صاف دل نہیں۔ وہ اچکا اور ڈاکو ہے۔ خدا اسے بری طرح مارتا ہے" (الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء)

ریاستوں کے قریبی بڑی ریاست کے ساتھ انتظامی امور کے لئے الحاق کی تجویز کے متعلق کہا۔ کہ اگر اس طرح چھوٹی ریاستوں کی آزادی اور وقار میں فرق نہ آئے تو وہ اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پنجاب اسمبلی کی کاروائی

۱۴ ؍ مارچ کو پنجاب اسمبلی میں پھر بجٹ پر عام بحث ہوتی رہی۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ قانون واگذاری اراضیات مرہونہ کے تقاضا کے لئے قوانین مرتب کئے جارہے ہیں۔ اور جتنی جلدی ممکن ہو سکا اس قانون کو نافذ کر دیا جائیگا بیگم شاہ نواز پارلیمنٹری سیکرٹری نے معترضین کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ غیر معمولی مشکلات کے باوجود ہم نے تیس لاکھ بچت کی ہے۔ حالانکہ قحط زدہ علاقوں کو ڈیڑھ کروڑ بطور امداد دیا گیا۔ بمبئی کے ساتھ پنجاب کا مقابلہ درست نہیں۔ اس کی آمد ۱۲ کروڑ ۵۰ لاکھ سالانہ ہے۔ اور پنجاب کی ۱۱ کروڑ ساٹھ لاکھ۔ اس کے باوجود ۳ کروڑ ۴۴ لاکھ روپیہ زرعی کاموں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ مرد بے شک سلطنتیں اور حکومتیں بناتے ہیں۔ مگر مردوں کو بنانے والی عورتیں ہیں۔ اس لئے ان کی تربیت کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

وائسرائے ہند سے گاندھی جی کی ملاقات

۱۵ ؍ مارچ صبح ساڑھے سات بجے گاندھی جی دہلی سٹیشن پر پہونچے۔ آپ کے استقبال کیلئے سردار پٹیل۔ مسٹر ڈیسائی۔ مسٹر برلا اور خان بہادر عبد الغفار خاں موجود تھے سٹیشن سے آپ مسٹر برلا کے مکان پر گئے۔ اور وہاں سے دس بجکر ۴۵ منٹ پر آپ مسٹر ڈیسائی کے ساتھ وائسرائے ہند سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ گاندھی جی کے ساتھ مسٹر ڈیسائی کاغذات کا پلندہ اٹھائے ہوئے تھے۔ وائسرائے ہند سے دو گھنٹے تک بات چیت ہوتی رہی ملاقات کے بعد ایک سرکاری بیان شائع ہوا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ مسٹر گاندھی سے راجکوٹ کے مسئلہ پر دوستانہ انداز میں دو گھنٹہ تک باتیں ہوئیں۔

ملاقات کے بعد جب گاندھی جی مکان پر واپس آئے۔ تو نمائندگان پریس نے دریافت کیا۔ کہ کیا وائسرائے سے آپ کی پھر بھی ملاقات ہوگی یا نہیں۔ گاندھی جی نے کہا کہ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گاندھی جی چار پانچ دن تک دہلی میں قیام کریں گے۔ امید ہے کہ اس عرصہ میں فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس قضیہ راجکوٹ کے سلسلہ میں اپنا فیصلہ صادر کر دیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ گاندھی جی اب سرحد نہیں جائیں گے۔
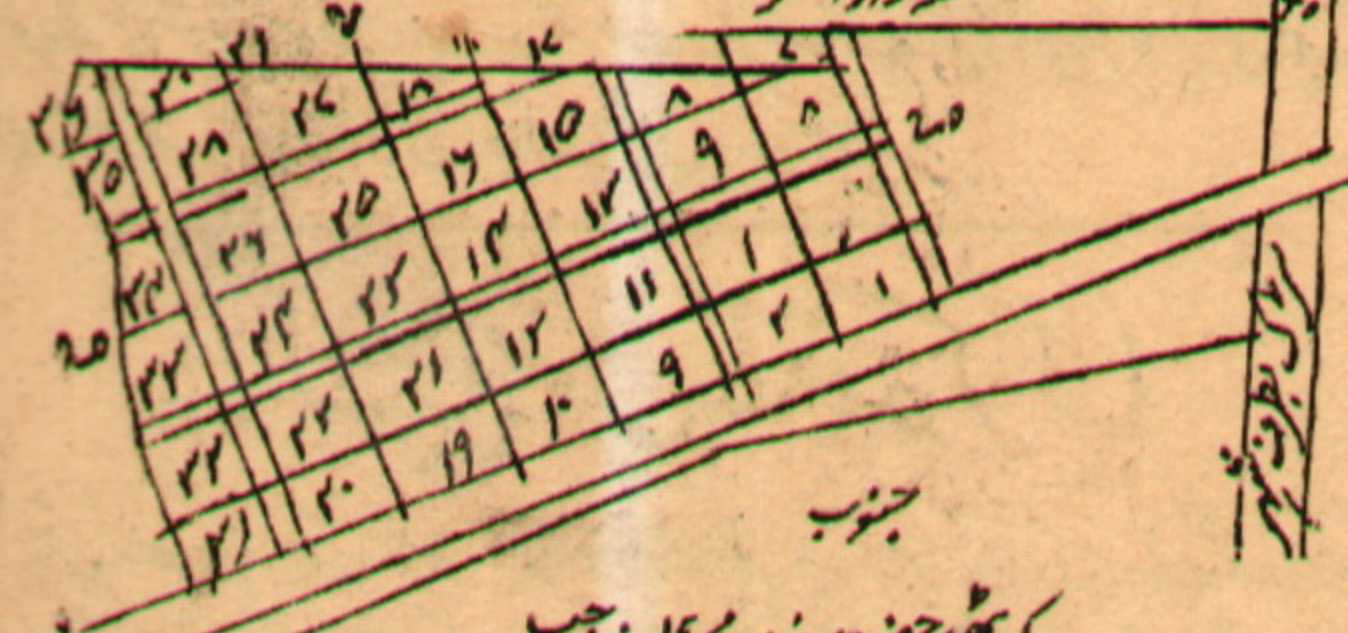
کوئی ہندوستانی فوج میں میجر سے اعلیٰ عہدہ پر متعین نہیں ہوا

مرکزی اسمبلی میں ۱۵ ؍ مارچ کو ایک سوال کے جواب میں ڈیفنس سکرٹری نے بیان کیا کہ گذشتہ دس سال کے دوران میں بڑے سے بڑا فوجی عہدہ جس پر کوئی ہندوستانی پہنچ چکا ہے میجر ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ انڈین ملٹری اکیڈیمی ڈیرہ دون اور سانڈھرسٹ کے تربیت یافتہ فوجی افسر کتنے عرصہ میں میجر کے عہدہ پر پہنچ سکتے ہیں، آپ نے بتایا کہ دونوں حالتوں میں کم از کم ۱۷ سال صرف ہوتے ہیں۔

حدیث النبیؐ

بچوں کے مطالعہ کے لئے ایک مفید کتاب

نظارت تعلیم و تربیت کے مدنظر ایک عرصہ سے یہ تجویز تھی۔ کہ حدیث شریف کی بعض ایسی کتابیں شائع کی جائیں۔ جن کا مطالعہ بچوں اور عورتوں کے لئے زیادہ مفید ہو۔ اور اس طرح ان کی تربیت اور اصلاح کا کام ہوسکے

چنانچہ اس سلسلہ میں امسال "حدیث النبیؐ" ایک کتاب تیار کرا کے شائع کی گئی ہے کتاب عمدہ طریق پر لکھی گئی ہے۔ جس میں مختلف عنوان مقرر کر کے ان کے ماتحت احادیث کا آسان اور سادہ اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ مثلاً محبت الٰہی۔ ارکان اسلام کی فضیلت۔ والدین سے سلوک۔ بچوں پر شفقت۔ عمدہ اخلاق۔ اسلام کا پھیلانا۔ صفائی۔ کھانے پینے کے آداب۔ امام وقت کی اطاعت۔ رشتہ داروں سے سلوک جانوروں پر رحم اور اس قسم کے مضامین درج ہیں۔ شروع کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات بیان کئے گئے ہیں۔ غرض یہ کتاب بچوں اور عورتوں کے لئے بہت مفید ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ کتاب نظارت تعلیم و تربیت نے ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل سے تیار کرا کے حال ہی میں شائع کرائی ہے۔ اس میں بہت دلکش اور سادہ رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک سو احادیث کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو بچوں اور بڑوں کی تربیت کے لئے یکساں مفید ہوسکتا ہے۔" قیمت صرف ۲ ؍ فی نسخہ مینجر صاحب بکڈپو تالیف و تصنیف سے مل سکتی ہے

ناظر تعلیم و تربیت

ڈمی اس چیز کو کہتے ہیں جو نقلی ہو اور بطور کھلونا کام آئے۔

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب

بی اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج بہادر درجہ چہارم ضلع ملتان

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

عبداللہ و احمد بخش پسران سجان اقوام کلیار سکنائے موضع خان بیلہ تحصیل شجاع آباد۔ ضلع ملتان مدعیان۔

بنام

مہنوال ۔ بمل ۔ گامن ۔ جانن پسران اللہ بخش اقوام پنوہاں سکنائے موضع موچی پنوہاں ۔ تحصیل شجاع آباد ۔ و حیات محمد و حیدر بخش و غلام رسول پسران کوڑا قوم جٹ پنوہاں سکنائے مڈوالا تحصیل علی پور ۔ ضلع مظفر گڑھ ۔ تیرتھ داس ولد پو بجارہ مل قوم اروڑہ سکنہ علی پور ۔ اللہ دتہ ولد حسین بخش قوم چوہا ۔ سکنہ موضع شہنی تحصیل شجاع آباد ۔ و باڈا رام ولد حکومت مل ذات الہی سکنہ موضع شہنی ۔ تحصیل شجاع آباد ۔ غلام علی ولد غلام محمد ذات پنوہاں سکنہ گگڑیوال ۔ تحصیل علی پور ۔ ضلع مظفر گڑھ ۔ رسول بخش و نبی بخش پسران جندوڈہ ۔ واحد بخش ولد نور احمد و لد محمد ۔ مراد و غوث بخش پسران چامل اقوام جٹ پنوہاں سکنائے موضع لٹڑوالہ تحصیل علی پور ۔ محمد بخش ولد اللہ بخش و اللہ ڈوایا پسران نور احمد قوم جٹ رک سکنہ بیٹ مغل تحصیل شجاع آباد ۔ و محمد و احمد قوم جٹ دالوڑ سکنہ بیٹ مغل تحصیل شجاع آباد ۔ حسن ولد جمال قوم جٹ رک نابالغ بسر براہی محمد بخش ولد نور احمد مدعا علیہ نمبر ۱۸ اسوتر برادر خورد سکنہ بیٹ مغل ۔ تحصیل شجاع آباد ۔ خدا بخش ولد عیسے پسران ابراہیم اقوام جٹ نونجہ سکنہ بیٹ مغل ۔ مسماۃ عظیم خاتون دختر عیسے ذات شمور سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ بخشو ولد ماجھ د بسر مسماۃ کریم خاتون ذات نونجہ سکنہ راب پور تحصیل شجاع آباد ۔ محمد رمضان ولد دسایا ذات تمور سکنہ خان بیلہ تحصیل شجاع آباد ۔ خدا بخش ولد چھتہ دلال و یار محمد نابالغان پسران چھتہ بسر براہی خدا بخش مدعا علیہ نمبر ۴۲ اقوام پنوہاں سکنائے مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ غلام نبی و غلام علی پسران امین اقوام جٹ پنوہاں سکنائے مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ کیشو رام ولد رکھا رام ذات کھورانہ سکنہ علی پور ۔ ضلع مظفر گڑھ اللہ وسایا ۔ خان محمد و غوث بخش ۔ یار محمد پسران پیرن اقوام پنوہاں سکنائے مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ جیئوش رام سکنہ شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ ۔ بھیری مل ولد ڈیوی داس و چوہڑ مل ولد سبھا رام ۔ دیوان رام ولد نندن رام اقوام قمرہ سکنہ شہر سلطان ۔ و قادر بخش ولد رمضان قوم جٹ پنوہاں سکنہ مڈوالہ ۔ تحصیل علی پور گوبند رام ولد چوہڑ مل قوم کتوانرہ سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ مسماۃ کریم خاتون دختر احمد یار و بخش و امام دین ذات پنوہاں سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ محمد بخش ولد غلام رسول ۔ و حسین بخش ۔ غلام ناطق و احمد علی و شریف محمد پسران محمد عظیم ۔ و صادق محمد ولد محمد عظیم نابالغ بسر براہی حسین بخش مدعا علیہ نمبر ۷۴ برادر خورد اقوام پنوہاں ۔ سکنائے مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ نصیر احمد نابالغ ولد امام بخش بسر براہی محمد بخش ولد غلام رسول چچا خود ذات پنوہاں سکنہ مڈوالہ ۔ تحصیل علی پور ۔ غلام محمد و علی محمد پسران حسن ذات پنوہاں سکنائے مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ الہی بخش ولد اللہ بخش و حیدر بخش و خدا بخش و اللہ بخش پسران فیض اللہ قوم جٹ پنوہاں سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ یار محمد ولد کریم بخش ذات پنوہاں سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور قادر بخش و محمد بخش پسران الہی بخش قوم پنوہاں سکنہ مڈوالہ ۔ و غلام رسول ولد حیدر و احمد بخش نابالغ ولد حیدر بسر براہی غلام رسول مدعا علیہ نمبر ۶۲ برادر حقیقی خود اقوام پنوہاں سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ غلام علی و پیر بخش پسران غلام محمد ذات پنوہاں سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ مسماۃ عالم خاتون ۔ بیوہ محمد بخش ذات پنوہاں سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ خان محمد ولد کریم بخش ذات پنوہاں سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ محمد حسین ولد کریم بخش پسران اللہ دتہ قوم پنوہاں سکنہ مڈوالہ ۔ تحصیل علی پور ۔ اللہ بخش و عمر و ڈا و خدا بخش و یار محمد پسران بولا اقوام پنوہاں سکنہ مڈوالہ ۔ علی محمد و شیر محمد پسران کوڑا ذات پنوہاں مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ اللہ دتہ ولد نبہ قوم جٹ پنوہاں سکنہ مڈوالہ تحصیل علی پور ۔ موٹے ولد خانوں قوم جٹ رک سکنائے خان بیلہ تحصیل شجاع آباد ۔ رحیم ولد عیسے ذات رک سکنہ خان بیلہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان ۔ قاسم ولد حاجی قوم جٹ سکنہ خان بیلہ ۔ اللہ دتا و نواب و گلن و حضور بخش پسران محمود اقوام جٹ والوٹ سکنہ بیٹ مغل تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان مدعا علیہم دعوے استقرار حق بمراد قرار دیئے جانے اس امر کے کہ مدعیان اراضی بمعہ جملہ حقوق متعلقہ اس مندرجہ کھیوٹ ۵۲، کھتونی نمبر ہا کے مطابق جمعبندی سال ۱۹۳۶-۳۷ء میں $\frac{۶۰}{۲۲۹۹۹}$ حصہ کے بربنائے بیع ہمراہ مدعا علیہ مشترکہ طور پر مالک و قابض ہیں ۔

بمقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعیان نے برخلاف مدعا علیہ ۱ لغایت ۸۳ کے برخلاف دعوے استقرار حق دائر عدالت کیا ہوا ہے ۔ عدالت نے بحکم ۲/۴ حلیہ مدعا علیہم میں سے مسمیان مہنوال مدعا علیہ ۱ حیات محمد مدعا علیہ ۵ بھیری مل مدعا علیہ ۳۹ خود و دیگر مدعا علیہم کی طرف سے پیروی مقدمہ کریں گے انکو اجازت دی ہے ۔ باقی تمام مدعا علیہم کے نام بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۱ قاعدہ ۸ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے ۔ اگر کوئی عذر ان اشخاص کے پیروی کرنے میں ہو تو حاضر عدالت ہذا ہو کر اپنا اپنا عذر پیش کر سکتے ہیں ۔ مقدمہ کی سماعت کے لئے تاریخ پیشی ۲۸/۳/۳۹ مقرر ہے ۔ آج بتاریخ ۹/۳/۳۹ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔ (دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۱۵ مارچ فضائی حملوں سے بچاؤ کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ نے ننھے ننھے بچوں کے لئے گیس کے نقاب مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اور ۱۴ لاکھ بچوں کے نقابوں کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔

دمشق ۱۵ مارچ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شام کی حکومت نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

قاہرہ ۱۵ مارچ۔ آج صبح قصر عابدین میں ولی عہد ایران اور شہزادی فوزیہ کے نکاح کی تقریب انجام پائی۔ اسلامی رسم کے مطابق شہزادی فوزیہ قصر میں موجود نہ تھیں۔ شاہ فاروق اور ولی عہد ایران نے نکاح نامے پر دستخط کئے۔ دستخط کے وقت ایک سو سے زیادہ شہزادے اور سردار موجود تھے۔ اس تقریب کی خوشی میں قاہرہ میں تین دن خوشی منائی جائے گی۔

لاہور۔ ۱۵ مارچ پنجاب یونیورسٹی کے حکام نے ان عرضداشتوں پر جو انہیں اس بارہ میں بھیجی گئی تھیں۔ کہ یونیورسٹی کی مقرر کردہ مختلف درسی کتابوں میں فحش حصے پائے جاتے ہیں۔ اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ فیصلہ یہ ہے۔ کہ (الف) درسی کتابوں میں سے ہر ایک کتاب کے بعض صفحات دوبارہ چھاپے جائیں (ب) بعض کتابوں کے پبلشروں سے کہا جائے کہ وہ اپنی ان کتابوں کے ترمیم شدہ ایڈیشن نکالیں جو یونیورسٹی کی طرف سے مقرر کی گئی ہیں۔ اور جن میں فحش حصے پائے جاتے ہیں۔ (ج) بعض دوسری کتابوں سے فحش حصے حذف کر دئے جائیں۔ حکام مذکور نے مزید برآں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ سوالات کے پرچے تیار کرنے والوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ ایسے پرچوں سے تمام فحش اور گندے حصے خارج کرنے کے متعلق خاص احتیاط سے کام لیں۔

لنڈن۔ ۱۵ مارچ سر جیمز گرگ فنانس ممبر گورنمنٹ ہند جو اپنے عہدہ سے ریٹائر ہونے والے ہیں۔ دفتر جنگ کے مستقل نائب وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ اکتوبر میں اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

ایبٹ آباد۔ ۱۴ مارچ صوبہ سرحد کے مختلف مقامات سے بارش کی تباہ کاریوں کی ہولناک رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ ریاست امب کے صدر مقام دربند سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں دریائے سندھ میں مسلسل بارشوں کے باعث بھاری طغیانی آئی۔ جس سے ہزاروں روپیہ کی لکڑی دریا برد ہو گئی۔ کئی مکانات گر گئے۔ اور فصلوں کو نقصان ہوا۔ موضع دلی میں ایک مکان گر گیا۔ جس کے ملبہ کے نیچے پچاس بھیڑیں دب کر مر گئیں۔ اور بھی کئی مکانات گر گئے۔

جموں ۱۴ مارچ مہاراجہ کشمیر نے گذشتہ ۱۱ فروری کو ایک کمیونکے میں مزید اصلاحات کا اعلان کیا تھا۔ اس اعلان میں متذکرہ بعض احکام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مہاراجہ صاحب نے ایک اور ریگولیشن جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے سٹیٹ کونسلوں کی میعاد ۱۵ اگست کو ختم ہو جائے گی۔ نئے ۱۶ اسٹیٹ کونسلر ہوں گے جن میں سے ۹ کو چنا جائے گا۔ ۹ کو مہاراجہ صاحب نامزد کریں گے اور سات کو ووٹر منتخب کریں گے۔

کلکتہ ۱۵ مارچ۔ "امرت بازار پتر کا" کے ایک نمائندہ سے گفتگو کے دوران میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے بتایا کہ میں تریپوری کانگرس کے فیصلے کا پابند ہوں۔ چونکہ کانگرس نے مجھے گاندھی جی سے مشورہ کر کے ورکنگ کمیٹی بنانے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے میں ان کی رضامندی ہی سے کمیٹی بناؤں گا۔ جو ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔ وہ مجھ پر عدم اعتماد کا اعلان نہیں کرتا۔ لیکن اگر نئے ممبروں نے میرے پروگرام میں روکاوٹ ڈالی تو پھر ان کے ساتھ کام کرنا مشکل ہو جائے گا۔

دہلی ۱۵ مارچ وائسرائے سے ملاقات کے بعد گاندھی جی نے جیل میں جا کر ان شاہی قیدیوں سے ملاقات کی۔ جنہوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی کے کہنے پر انہوں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے۔ دو گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی۔ بنگلہ کا پانی سب نے مل کر پیا۔ گاندھی جی نے انہیں یقین دلایا۔ کہ وہ ان کو رہا کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔

دہلی ۱۵ مارچ "وحدت" اور "امان" کے ایڈیٹر مولانا مظہر الدین کے قتل کے سلسلہ میں دو مسلم نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ملزم ایک ڈولی میں چھپ کر بیٹھا ہوا تھا۔ اور دو اشخاص نے ڈولی کندھے پر اٹھائی ہوئی تھی۔ اس طرح وہ بھاگ جانا چاہتا تھا۔ اس نے برقعہ پہنا ہوا تھا۔ لیکن ڈیوٹی پر متعینہ پولیس سب انسپکٹر نے اس پر شک کیا اور اسے چیلنج کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ برقعے میں ایک نوجوان چھپا ہوا ہے۔ آج صبح کو مولانا کا جنازہ ان کے مکان سے اٹھایا گیا۔ جس کے ساتھ مسلمانوں کا بھاری مجمع تھا۔ جنازہ جمعہ مسجد میں گیا۔ جہاں مولانا کو فیروز شاہ کوٹلہ کے میدان میں دفن کیا گیا۔

کلکتہ ۱۵ مارچ بنگال کی مختلف سیاسی انجمنوں نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے صوبہ بھر میں زبردست ایجی ٹیشن کی جائے۔

ٹوکیو۔ ۱۵ مارچ جاپان اپنی بحری طاقت کو ۱۹۴۲ء تک ۱۵ لاکھ ٹن کرنا چاہتا ہے۔ جاپانی پارلیمنٹ میں اس کے متعلق جو پروگرام پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ہر سال ۱۵ ہزار ٹن بنانے کی تجویز ہے۔

دہلی ۱۵ مارچ۔ مصری ڈیلیگیشن اپنے دورہ کے سلسلے میں یہاں لکھنؤ سے ۱۷ مارچ کو پہنچیگا۔

لکھنؤ ۱۴ مارچ۔ اسمبلی میں ایک سوال دریافت کیا گیا۔ تو وزیر اعظم نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے اس امر کا افسوس ہے کہ کانپور میں جرائم میں اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن یہ اضافہ زیادہ نہیں جس قدر کہ آج سے تین سال پہلے تھا۔

لاہور۔ ۱۵ مارچ حکومت پنجاب نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ ۵۴۰۰۰ روپیہ کی اس رقم کے علاوہ جو اس غرض کے لئے مقرر کی جا چکی ہے۔ ضلع جہلم کے ضرورت مند زمینداروں کو قرضہ جات تقاوی دینے کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی ایک مزید رقم ڈپٹی کمشنر جہلم کے سپرد کر دی جائے۔ اس طرح مالی سال رواں کے دوران میں کل ایک لاکھ چار ہزار روپیہ ڈپٹی کمشنر جہلم کے حوالہ کیا گیا ہے۔ اس روپیہ میں سے چارہ۔ بیج۔ غلہ اور بیلوں کی خرید کے لئے قرضہ جات تقاوی دیئے جائیں گے۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ خریف ۱۹۳۸ء کے لئے مالیہ اراضی کے مطالبہ میں سے ۲۱۱۷۴ روپیہ کی وصولی ملتوی کر دی جائے۔

لاہور ۱۵ مارچ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ دھوری لائن پر ریلوے سٹیشن گل اور قلعہ رائے پور کے درمیان کچھ مجرموں نے ریلوے لائن اکھیڑ دی ہے۔ جائے وقوعہ کے ارد گرد سرخ رنگ سے لکھے ہوئے گورمکھی کے اشتہارات اور کانگرس کے جھنڈے جن پر چرخے کے نشانات تھے پڑے ہوئے تھے۔ مجرموں کی گرفتاری کے لئے پانصد روپیہ کا اعلان کیا گیا ہے۔

مولوی ظفر محمد صاحب کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حکم کے مطابق مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت

مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل کے متعلق بعض ایسی باتیں ثابت ہوئی ہیں جو نظام سلسلہ سے غداری اور بغاوت کے مترادف ہیں۔ لیکن عرصہ تحقیقات میں انہوں نے معافی کی درخواست بھی کی ہے۔ اس لئے میں ان کو سر دست جماعت سے خارج تو نہیں کرتا۔ مگر میں حکم دیتا ہوں کہ ایک سال کے لئے جماعت ان سے مقاطعہ کرے۔ اور وہ قادیان میں داخل نہ ہوں۔ اگر اس عرصہ کے اندر ان کے اندر توبہ اور اصلاح کے آثار معلوم ہوئے تو ان کو معاف کر دیا جائے گا۔ ورنہ جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

خلافت ثانیہ پر پچیس سال گزرنے کی خوشی میں جلسہ

برکاتِ خلافت پر اہم تقریریں

قادیان ۱۶ مارچ۔ آج بھی مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء زیر اہتمام مجلس انصار خلافت بصدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خواتین بھی برعایت پردہ بہت بڑی تعداد میں شریک ہوئیں۔ جلسہ میں یہ اہتمام تھا۔ کہ ہر تقریر کے بعد جس کے لئے دس منٹ وقت مقرر تھا۔ اس تقریب کے متعلق ایک تازہ نظم پڑھی جاتی۔ ذیل میں تقریروں کا اشارۃً ذکر کیا جاتا ہے

(۱) صاحب صدر نے افتتاحی تقریر میں بچوں کو آداب مجلس کو ملحوظ رکھنے اور باوقار ہو کر بیٹھنے کی تاکید کی۔ اور بتایا کہ وقار کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہر کام ایسے رنگ میں کیا جائے۔ کہ اس پر کوئی اعتراض نہ ہو سکے۔ چھوٹے سے چھوٹے احمدی بچے کو بھی چاہیئے کہ مجلس میں نہایت مؤدب ہو کر اور وقار کے ساتھ بیٹھے۔

(۲) جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے خلافت ثانیہ کے مقابلہ میں غیر مبائعین کی ناکامی اور نامرادی ثابت کی۔ اور غیر مبائعین کی اپنی تحریروں سے بتایا کہ جہاں انہیں اپنی ناکامی کا اعتراف ہے وہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کامیابی کا بھی اقرار ہے۔

(۳) جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ موجودہ زمانہ انقلابات کا زمانہ ہے جس میں سیاسی۔ تمدنی۔ اقتصادی اور ملکی انقلابات آرہے ہیں۔ اور اس کثرت سے آرہے ہیں۔ کہ ان کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ اس کی وجہ کیا ہے یہ کہ ایک ایسے انسان کو خدا تعالےٰ کھڑا کرنے والا تھا۔ جو مجسم انقلاب ہے۔ جس کی آنکھوں میں انقلاب ہے۔ جس کی آواز میں انقلاب ہے۔ جس کی تحریر میں انقلاب ہے۔ اور وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ اور اسی تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے بیعت لینے کا اعلان فرمایا۔ پھر جب خدا تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلافت کے منصب پر کھڑا کیا۔ تو اس کے چند ہی ماہ کے بعد جنگ عظیم شروع ہو گئی جس کی وجہ سے دنیا میں ہر رنگ کے انقلاب آنے لگ گئے۔ اور آج دُنیا کا نقشہ بالکل بدلا ہوا ہے پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا وجود دنیا میں انقلابات لانے والا ہے اور دنیا میں تمام انقلابات اس لئے ہو رہے ہیں کہ روحانی انقلاب پیدا کیا جائے۔

(۴) ملک غلام فرید صاحب کی تقریر کے بعد جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریر کی جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق الہامات کے موضوع پر تھی۔ مولوی صاحب نے نہایت عالمانہ انداز میں قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں اور الہامات سے آپ کی صداقت و عظمت ثابت کی۔

(۵) مولوی صاحب موصوف کے بعد جناب مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم اے سابق مبلغ انگلستان نے حضور کے عہد خلافت میں جماعت احمدیہ کے سیاسی وقار میں اضافہ کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ گفتگو کے دوران میں یورپ اور انگلستان کے بڑے بڑے سیاسیین کو میں نے ہمیشہ ان خیالات سے مرعوب پایا۔ جو حضور سے حاصل کر کے ہم نے ان کے سامنے پیش کئے۔ اور وہ لوگ ہماری مجالس میں آنا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ دو تین سال ہوئے وزیر ہند ہماری دعوت پر احمدیہ مسجد میں آئے۔ اور اس بات کا بہت شکریہ ادا کیا کہ انہیں اس مجلس میں شمولیت کا موقعہ دیا گیا۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ کشمیر کے مسئلہ میں آپ نے جو کام کیا اسے سب لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے شدید ترین معاندین کے رئیس نے بھی ایک مجلس میں کہا کہ جو کام کشمیریوں کی امداد کا آپ نے کیا۔ وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا تھا۔

(۶) درد صاحب کے بعد جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری (۷) جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر (۸) جناب صوفی غلام محمد صاحب اور (۹) صاحب صدر نے تقریریں کیں اور جلسہ ۱۲ بجے رات ختم ہوا۔

ایک نہایت مخلص احمدی خاتون کا انتقال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جنازہ پڑھا اور میت کو کندھا دیا

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء بوقت ۶ بجے شام جناب عبد المجید خان صاحب سالک ایڈیٹر انقلاب کی والدہ ماجدہ کا لاہور میں انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک مخلص احمدی خاتون اور موصیہ تھیں۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور کی وساطت سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بذریعہ فون ان کی وفات اور جنازہ قادیان لانے کی اطلاع دے دی گئی۔ اور صبح ۴ بجے لاہور سے لاری روانہ ہو کر ۹ بجے قادیان پہنچ گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دس بجے کے قریب ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ کو کندھا دیا۔ اور مقبرہ بہشتی تک ساتھ تشریف لے گئے۔ اور تدفین کے بعد دُعا کر کے واپس تشریف لائے۔

مرحومہ کی عمر ۶۴ سال کے قریب تھی۔ اگرچہ عرصہ سے مرض ذیابطیس لاحق تھا۔ لیکن گزشتہ دسمبر سے اس مرض کے نتیجہ میں کئی اور پیچیدہ امراض پیدا ہو گئی تھیں۔ جو بڑھتی گئیں۔ اور آخر موت کا باعث بن گئیں۔ جنازہ کے ہمراہ سالک صاحب اور ان کے تین چھوٹے بھائی عبد الحمید صاحب عارف۔ عبد الرؤف صاحب حر اور عبد الجلیل صاحب عشرت کے علاوہ جو مخلص احمدی ہیں۔ قریباً ایک درجن غیر احمدی رشتہ دار بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ دو بجے کے قریب دوبارہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرنے کے بعد بذریعہ لاری واپس لاہور روانہ ہو گئے۔

ہمیں اس صدمہ میں جناب سالک اور ان کے برادران اور خاندان کے دوسرے ممبروں سے دلی ہمدردی ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اس خاندان کے لئے یہ صدمہ اس لحاظ سے بھی زیادہ رنجدہ ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا یعنی جولائی ۱۹۳۶ء میں جناب سالک صاحب کے والد ماجد کا کہ وہ بھی مخلص احمدی تھے انتقال ہوا تھا۔

اس موقعہ پر ہم جناب سالک صاحب سے عموماً اور ان کے احمدی بھائیوں سے خصوصاً ایک شکوہ کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم نے ان کے والد صاحب کے انتقال کے وقت توقع ظاہر کی تھی کہ وہ ان کے حالات زندگی قلم بند کر کے ارسال کریں گے۔ لیکن افسوس کہ ہماری یہ توقع پوری نہ ہوئی۔ اب جبکہ ان کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم پھر خواہش کرتے ہیں کہ ان میں سے جسے خدا تعالےٰ توفیق دے۔ اپنے والدین کے حالات زندگی لکھ کر ضرور ارسال کریں۔ تعلیم یافتہ اور اہل قلم اولاد بھی اگر والدین کے ذکر خیر کی ضرورت محسوس نہ کرے تو کس قدر افسوسناک بات ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

یہود پر مصائب لامتناہی کا نزول اور جماعت احمدیہ کا فرض

یہود میں تبلیغ اسلام کا زریں موقعہ

یہود پر ان دنوں مصائب و آلام کے جو پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ اور ہر جگہ ان کی جو گت بن رہی ہے۔ اس سے کوئی لکھا پڑھا انسان ناواقف نہیں۔ بے شمار دولت و ثروت کے مالک ہونے کے باوجود اس قوم کو کہیں پناہ نہیں ملتی۔ اور کہیں سر چھپانے کو جگہ نہیں پاتی۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء و مرسلین کی نہ صرف تکذیب بلکہ انہیں انتہائی ایذا پہنچانے اور تکلیف دینے کی اسے ایسی سزا ملی ہے کہ جس کی تفاصیل پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ قرآن کریم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے کیونکہ اس میں یہود کے انجام کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا تھا۔ وہ حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ لیکن اس وقت ان حالات کی تفاصیل ہمارے پیش نظر نہیں۔ ہم جس چیز کی طرف اپنے احباب بالخصوص مبلغین سلسلہ کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ انسان پر جب مصیبت آتی ہے۔ تو اس کے دل میں رجوع الی اللہ کی کیفیت اور رقت پیدا ہوتی ہے۔ ایسی رقت جو اس کی دائمی قساوت قلبی اور تعصبات کی سنگین دیواروں کو متزلزل کر دیتی ہے۔ اس کے دماغ میں خود رائی اور خود بینی۔ یا اپنی قومی و خاندانی برتری و فضیلت کی جو ہوا بھری ہوئی ہوتی ہے۔ وہ بہت حد تک خارج ہو جاتی ہے ــــ اپنے مال و دولت کی فراوانی اور دنیوی جاہ و ثروت سے تیار شدہ پردے۔ اور غلاف خود بخود اٹھنے لگتے ہیں ــــ اپنی بے بسی اور بے کسی۔ اپنی کمزوری۔ اور ناطاقتی کا پورا پورا احساس ہوتا ہے۔ اور اس کا قلب محسوس کرنے لگتا ہے۔ کہ ان چیزوں میں سے کوئی بھی ایسی نہیں۔ جس پر تکیہ کیا جا سکے یا جسے اپنے قلبی آرام و آسائش کا ضامن سمجھا جا سکے۔ دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ اور آخرت کا خیال زور کے ساتھ دامن گیر ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں اگر اسے صراط مستقیم دکھایا جائے۔ ابدی صداقت کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ اس کے مصائب کا حقیقی اور صحیح علاج روحانی اصلاح ہی ہے۔ تو اس کی ہدایت کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دنیوی ساز و سامان تو وہ اس سے قبل استعمال کر چکا۔ اور ان کی ناکامی اور بے اثری کا مشاہدہ بھی اسے ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے روحانیت کی طرف مائل ہونا طبعاً اس وقت اس کے لئے آسان ہوتا ہے۔ اور اس کی خوابیدہ فطرت بآسانی بیدار ہو سکتی ہے۔

ان حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر یہود کو اس وقت اسلام کی دعوۃ دی جائے۔ اور انہیں بتایا جائے۔ کہ ان کی نجات صداقت اسلام کے اقرار میں ہی ہے۔ اگر وہ انبیاء کے انکار اور تکذیب کے گناہ سے توبہ کر کے صداقت کا اقرار کر لیں۔ اور تکذیب کے بجائے تصدیق کو اپنا شیوہ بنا لیں۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے غضب سے جو اس وقت نہایت خطرناک طور پر ان کے لئے بھڑک رہا ہے بچ سکتے ہیں۔ وہ ان کی فلاح کے سامان غیب سے پیدا کر سکتا ہے۔ تو امید کی جا سکتی ہے۔ کہ ان پر کافی اثر ہو گا۔

پس یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کی طرف ہمارے احباب بالخصوص مبلغین کو توجہ دینی چاہیئے۔ جو مبلغین بیرونی ممالک میں ہیں۔ انہیں اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ یعنی یہود کے عمائد و اکابر سے مل کر انہیں اس طرف متوجہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اسلام قبول کر کے اس لعنت سے مخلصی پا سکیں۔ جس میں مبتلا ہیں۔ ہندوستان کے جن مقامات پر بھی یہود آباد ہیں مثلاً بمبئی۔ کلکتہ۔ کراچی یا دوسرے اور بڑے بڑے شہر۔ وہاں کے احباب سلسلہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور یہود میں تبلیغ اسلام کی طرف خصوصیت سے زور دینا چاہیئے۔

یہودی قوم اگرچہ دنیا کے تمام حصوں میں تھوڑی تھوڑی آباد ہے۔ لیکن اس وقت کیفیت یہ ہے۔ کہ مصائب نے ان سب کو قلبی طور پر ایک دوسرے سے بہت قریب کر دیا ہے۔ اور ایک جگہ کے یہود کی طرف سے آنے والی خبر تمام دیگر مقامات کے رہنے والے نہایت توجہ سے سنتے اور اس پر کان دھرتے ہیں۔ ان حالات میں توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر کسی جگہ سے بھی ان کو ہدایت پانے اور داخل اسلام ہونے کی تحریک شروع ہو جائے تو اجتماعی رنگ میں بھی اس قوم پر اس کا اثر ضرور ہو کر رہے گا۔ اور اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی وقت یہ ساری کی ساری قوم ہدایت پا جائے۔ یوں بھی اس قوم میں یکجہتی اور اتحاد دوسری قوموں کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ قومی ہمدردی بھی بہت زیادہ ہے۔ اور اس طرح اگر اس کے اندر یہ رو چل پڑے تو انفرادی تبلیغ کی ضرورت بہت کم رہ جائے گی۔ اور قوم کی قوم اسلام میں داخل ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔

قرآن کریم کی بعض آیات سے آخری زمانہ میں اس قوم کے ہدایت پانے کے امکانات کا کسی قدر پتہ چلتا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس طرف توجہ کرے۔ اور پورے زور کے ساتھ یہود میں تبلیغ اسلام کرے۔ یہ ایک نہایت ہی عمدہ موقعہ ہے جس سے اگر فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو معلوم نہیں۔ پھر کبھی ہاتھ آئے۔ یا نہ آئے۔ اس وقت یہود کے قلوب یقیناً صداقت کو قبول کرنے کے لئے اس سے بہت زیادہ قریب ہو سکتے ہیں جتنے کہ امن و آسائش کے زمانہ میں۔ اس وقت دنیا ان کی آنکھوں میں اندھیر ہو رہی ہے۔ وہ مارے مارے پھر رہے ہیں۔ نہ ان کا مال و دولت ان کے کام آ رہا ہے۔ نہ جائدادیں۔ اور املاک۔ انہیں انتہائی طور پر ذلت کا سامنا ہو رہا ہے۔ اور ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ و باؤ بغضب من اللہ کا خداوندی ارشاد پوری شان کے ساتھ اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ یورپ کی سیاسیات میں آئے دن جو انقلابات ہو رہے ہیں۔ اور جو تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کب یہ کیفیت دور ہو جائے۔ اور یہود کی حالت میں گو عارضی ہی سہی۔ کوئی سکون۔ اور اطمینان پیدا ہو جائے۔ اس وقت اس قوم کی ہدایت کی توقع بہت کم بلکہ معدوم ہو جائے گی۔

پس دنیا میں اشاعت اسلام کے مقصد کو لے کر کھڑی ہونے والی جماعت کا نہایت ہی اہم فرض ہے۔ کہ اس زریں موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور پورے اہتمام کے ساتھ فائدہ اٹھایا جائے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

احمدی والدین توجّہ فرمائیں

چونکہ نوے فی صدی احمدی بچے انگریزی سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ جہاں ہندوستان اور انگلستان کی تاریخ تو پڑھائی جاتی ہے۔ مگر ہندوستان سے باہر کی اسلامی تاریخ کا کوئی کورس نہیں رکھا جاتا۔ اس لئے باوجود مسلمان اور پھر احمدی ہونے کے ہمارے بچوں کو اپنے سید و مولا سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی کا بالکل علم نہیں ہوتا۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے میں اخبار "الفضل" میں ایک سلسلہ مضامین شروع کرنے کی خدا تعالےٰ سے توفیق چاہتا ہوں جس سے انشاء اللہ تعالےٰ حضور علیہ السلام کے ولادت سے وفات تک مختصر اور ضروری ضروری حالات احمدی بچوں کو معلوم ہو سکیں گے۔ میں ہر احمدی خاندان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو یہ سلسلہ مضامین اچھی طرح پڑھائیں گے اور ان سے وقتاً فوقتاً امتحان لے کر اطمینان کرتے رہیں گے۔ کہ انکے بچوں کو حضور علیہ السلام کے حالات اچھی طرح یاد ہو گئے ہیں۔

حضور علیہ السلام کے حالات کا مختصر نقشہ

ذیل میں اس مضمون کی پہلی قسط پیش کی جاتی ہے۔

دنیا کے سب سے بڑے بر اعظم ایشیا کے جنوب مغرب میں عرب نام ایک جزیرہ نما ہے۔ یہ ملک گیارہ لاکھ مربع میل ہے۔ اس کا ایک صوبہ جو اس ملک کے مغربی حصہ میں بحر قلزم کے کنارے آباد ہے حجاز کے نام سے موسوم ہے۔ اس صوبہ کا دار الحکومت مکہ نام ایک شہر ہے۔ اس شہر میں ۲۰ اپریل ۵۷۰ء عیسوی مطابق بارہ ربیع الاول عام الفیل کے سال ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نسب نامہ یہ ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف

اور والدہ کی طرف سے شجرہ نسب یوں ہے۔

محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرة بن کلاب

اس لڑکے کے والد اس کی پیدائش سے دو ماہ قبل فوت ہو چکے تھے۔ اس لڑکے کے والد مکہ کے اور والدہ مدینہ کی جو کہ حجاز ہی کا ایک شہر ہے۔ اور مکہ سے پونے تین سو میل جانب شمال ہے رہنے والے تھے۔ اس لڑکے کی پیدائش ایران کے مشہور عادل بادشاہ نوشیرواں کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ یہ لڑکا بڑا ہو کر خدا کا نبی ہوا۔ اور ہم نے اسے قبول کیا۔ اور وہ ہمارا سردار کہلایا۔ آئندہ ہم اپنے اس سردار کو حضور یا حضور علیہ السلام کہہ کر پکاریں گے۔

حضور کے دادا عبد المطلب نے حضور کا نام محمد رکھا۔ یعنی وہ شخص جس کی بہت تعریف کی گئی ہو۔ حضور نے چند روز اپنی والدہ کا دودھ پیا۔ پھر اپنے چچا ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ کا دودھ پیا۔ پھر حلیمہ نام ایک عورت جو بنو سعد قبیلہ کی تھی آپ کی دودھ پلائی مقرر ہوئی۔ اور وہ آپ کو اپنے ہمراہ اپنے قبیلہ میں لے گئی۔ دو سال کے بعد حلیمہ حضور کو واپس مکہ میں لائی۔ اور حضور کی والدہ کی اجازت سے پھر آپکو اپنے قبیلہ میں لے گئی۔ اور چار سال تک حضور حلیمہ سعدیہ کے گھر میں رہے۔ حلیمہ کا عبد اللہ نام لڑکا حضور کا دودھ بھائی تھا۔ جب تک حضور حلیمہ کے گھر رہے حلیمہ کا گھر برکتوں سے بھرا رہا۔ چار سال کی عمر سے چھ سال تک حضور اپنی والدہ کے پاس رہے۔ چھٹے سال وہ آپ کو لے کر مدینہ میں جوان کا میکہ تھا گئیں۔ وہاں سے واپسی پر وہ ابواء مقام پر فوت ہو کر وہاں ہی دفن ہوئیں اس سفر میں ام ایمن نام حضور کے والد کی ایک لونڈی ہمراہ تھی۔ حضور کی والدہ کی وفات پر یہ لونڈی حضور کو مکہ میں واپس لائی۔ اور حضور اپنے دادا کی زیر نگرانی پرورش پانے لگے۔ حضور آٹھ برس کے تھے۔ کہ حضور کے دادا عبد المطلب جو مکہ کے سب سے بڑے رئیس تھے فوت ہو گئے۔ عبد المطلب کے بارہ بیٹے یعنی حضور کے گیارہ چچا تھے۔ دادا کی وفات کے بعد حضور کی پرورش حضور کے چچا ابو طالب نے جو حضرت علی کے والد تھے شروع کی۔ نو سال کی عمر میں حضور اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ ملک شام میں گئے۔ جہاں ابوطالب تجارت کرنے کے لئے ایک قافلہ میں شامل ہو کر جا رہے تھے۔ حضور نے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا۔ اور نہ حضور نے حساب کی تعلیم پائی۔ لیکن ہمیں پڑھنا لکھنا اور حساب کا علم ضرور سیکھنا چاہیئے کیونکہ وعلمك مالم تكن تعلم کہکر اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اے نبی ہم نے خود تجھے تمام علوم سکھا دیئے۔ پس حضور کو لکھنے پڑھنے اور حساب سیکھنے کے بغیر ساری مفید اور ضروری معلومات حاصل ہو گئیں۔ اور یہ حضور کی خصوصیت ہے۔ کہ حضور کو پڑھنے کے بغیر ساری باتیں معلوم ہو گئیں مگر ہمارے ساتھ خدا کا یہ دستور نہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم لکھنے پڑھنے کے ذریعہ کتابوں سے ضروری علوم حاصل کریں۔ جیسا کہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة یعنی علم پڑھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ باقی آئندہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج میں کون شامل ہو سکتے ہیں

وہی جو ہر سال اپنا وعدہ پورا کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں کہ "دس سال میعاد مقرر ہے اور حقیقی طور پر الٰہی فوج کے سپاہی وہی کہلا سکتے ہیں۔ جو دس سال حصہ لیتے رہے ہوں"۔

پس وہ احباب جنہوں نے سال اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم میں حصہ لیا ہے۔ لیکن کسی سال اپنا وعدہ مکمل طور پر پورا نہیں کر سکے۔ انہیں معلوم ہو کہ ان کا نام اس "الٰہی فوج" میں اسی صورت میں آ سکتا ہے۔ جبکہ ان کا وعدہ ہر سال سو فی صدی پورا ہوتا رہے۔ اگر کسی کے وعدے میں سے کسی ایک سال میں ایک پیسہ بھی کم ہو گا۔ تو اس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی پانچ ہزار والی فوج میں نہیں آ سکے گا۔ دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید نے ان دوستوں کو جن کے ذمہ گزشتہ سالوں میں سے کسی سال کا کچھ بقایا ہے۔ اس کی اطلاع کر دی ہے انہیں چاہیئے کہ تحریک جدید کی چٹھی ملتے ہی اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں۔ تاکہ ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے سپاہیوں کی فہرست سے کٹ نہ جائے۔

پھر وہ احباب جنہوں نے سال پنجم کا وعدہ کیا۔ فوری طور پر اسے پورا کر دیں۔ تاکہ وہ السابقون الاولون کے ثواب کے مستحق ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا اور خوشنودی حاصل کر سکیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مصلح موعود

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ہر موعود کے پہچاننے کے لئے اللہ تعالےٰ نے دو قسم کے نشان بطور پیشگوئی کے رکھے ہیں:۔

۱۔ اول عام نشانات جس میں اس کی بزرگی۔ کمال۔ اور فضیلت۔ بیان ہوتی ہے:۔

۲۔ دوسرے خاص نشانات جن کی وجہ سے اس کی تعیین اس طرح پختہ طور پر ہو جاتی ہے۔ کہ اس کے متعلق کوئی شبہ نہیں رہتا۔ اگر عام نشانات نہ بیان کئے جائیں۔ تو اس کی عزت اور عظمت قائم نہیں ہو سکتی۔ اور اگر خاص نشانات نہ بیان کئے جائیں تو اس کی تعیین میں مشکل پڑتی ہے۔ اس لئے ان دونوں باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر لیجئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق عام پیشگوئیاں اس قسم کی ہیں۔ کہ وہ اسلام کو دیگر مذاہب پر غالب کر دے گا۔ اور اس کے دم سے کافر مریں گے۔ اور وہ لوگوں کو دجال سے نجات دے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ کہ ایک جھوٹا مدعی بھی اسے اپنے متعلق لگا سکتا ہے۔ لیکن ایسے نشانات کے ساتھ جب یہ نشان بھی ساتھ ہو کہ وہ جوڑا پیدا ہوگا۔ اور اسکے گاؤں کا نام کدعہ یا قادیان ہوگا۔ اور وہ گندم گوں اور سیدھے بالوں والا ہوگا۔ تو پھر اس کی تعیین ایسی پختہ ہو جاتی ہے۔ کہ طالب حق کے لئے راستہ بالکل صاف ہو جاتا ہے:۔

یہی حال ان پیشگوئیوں کا ہے۔ جو مصلح موعود کے متعلق ہیں۔ وہ تمیں کے قریب باتیں ہیں۔ مثلاً ذہین ہوگا۔ حلیم ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر ان سب باتوں کے متعلق کوئی اور مدعی کہہ سکتا ہے۔ کہ مجھ میں بھی یہ صفات ہیں۔ اس وجہ سے لازم ہوا۔ کہ عام تعریفوں کے سوا ایسے نشانات بھی دیکھے جائیں۔ جن سے اس کا تعیین بغیر شک و شبہ کے ہو جائے۔ اور وہ خاص علامات کسی اور پر چسپاں نہ ہو سکتی ہوں:۔

سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی قطعی فیصلہ کن نشانیاں مصلح موعود کے لئے چار ہیں۔ اور جب وہ نشانیاں علاوہ عام نشانات اور علامات کے کسی فرد پر چسپاں ہو جائیں۔ تو پھر کوئی جائے مفر باقی نہیں رہتی۔ اور لازماً ہمیں ایسے موعود کو ماننا پڑے گا۔ جس پر عام اور خاص دونوں طرح کے نشانات منطبق ہو جائیں۔ اب آپ غور فرمائیں گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ خاص تعیین والے نشانات یہ ہیں:۔

۱۔ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت اور تخم اور نسل سے ہوگا:۔

۲۔ وہ بشیر اول کے بعد **بلا فصل** پیدا ہوگا:۔

۳۔ وہ پیشگوئی کے اشتہار کی تاریخ سے **نو سال** کی میعاد کے اندر پیدا ہوگا:۔

۴۔ وہ حضور کا **دوسرا خلیفہ** ہوگا۔ یعنی نفس عمر ہونے کی وجہ سے اُسے حضرت عمرؓ والی فضیلت حاصل ہوگی:۔

اب ان علامات کو دیکھو۔ تو معلوم ہوگا کہ یہ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے کسی اور مدعی پر لگ ہی نہیں سکتیں۔ اور یہ وہ فیصلہ کن نشان ہیں۔ جو یقینی طور پر اس موعود کو مخصوص اور متحقق کر دیتے ہیں۔ اور قطعاً کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے کہ کسی اور کو اس کی جگہ بیٹھنے دیں۔ رہے دوسرے نشانات فضیلت۔ سو وہ بھی ایک ایک کر کے بلا استثنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر پورے ہو رہے ہیں۔ اس وقت ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں:۔

بھلا کون سا مدعی ایسا ہے۔ یا آئندہ ہو سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود کے اپنے تخم اور آپ کی نسل سے ہو۔ یا کون ہے۔ جو بشیر اول کے بعد بلا فصل پیدا ہونے کا دعوےٰ کر سکے یا جس نے ۹ سال کے اندر پیدا ہو کر اس مقام کو حاصل کیا ہو۔ یا جو حضور علیہ السلام کا دوسرا خلیفہ ہوا ہو۔ یہ دوسرا خلیفہ ہونے کی فضیلت آئندہ قیامت تک کسی اور خلیفہ کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ خواہ کوئی کچھ ہی کرے۔ غرض یہ چار علامات تو یقینی ہیں اور دوسرے نشانات تفصیلی ہیں۔ اور ان پر دنیا میں کوئی فرد واحد سوائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے پورا نہیں اُتر سکتا اور یہی آپ کی صداقت کی علامت ہے:۔

اس تعیین کے بعد پھر سب سے زیادہ اہم بات ہمارے لئے یہ ہے کہ (۱) جماعت احمدیہ کا رجوع بحیثیت جماعت کے کدھر ہے؟ اور (۲) خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کس طرف ہے؟ اور (۳) دشمنوں کی مخالفت کس کے مقابل پر زیادہ ہے:۔

غرض اس مسئلہ کو کسی طرح بھی لے لو۔ عقلمند کے لئے تو راستہ صاف ہے۔ ہاں منکر جھگڑا لو۔ جو چاہے۔ کہتا پھرے کوئی اس کی زبان نہیں پکڑ سکتا:۔

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ پیشگوئی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک ہی نہیں پہونچتی۔ بلکہ نعمت اللہ ولی اور آگے چلکر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے موعود کو "بیٹا" کہا ہے۔ اور نعمت اللہ ولی نے "پسر" لکھا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "یُولَدُ لَہٗ" سے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اب ان تینوں الفاظ سے ہی نتیجہ نکال لو کہ آیا یہ الفاظ کسی تین صدی بعد پیدا ہونے والے کے لئے ہو سکتے ہیں؟ یا کسی ایسے شخص کے لئے ہو سکتے ہیں۔ جو حضور کا ذاتی اور جسمانی بیٹا نہ ہو۔ بلکہ کسی غیر قوم کا انسان ہو۔ یا دس پندرہ پشت مل کر ایک مشتبہ وجود ہو جس کی قومیت کئی پردوں میں مخفی ہو گئی ہو۔ یا یہ الفاظ ایسے شخص پر صادق آتے ہیں۔ جو خود براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسمانی فرزند ہو۔ اور جس پر ہر لفظ ان تمام پیشگوئیوں کا صادق آتا ہو۔ جو مصلح موعود کے حق میں وارد ہیں:۔

خلافت جوبلی فنڈ

الحمد للہ کہ حسب ذیل احباب نے جو وعدے اس فنڈ کے متعلق کئے تھے۔ ان کو پورا کر دیا ہے یا خفیف سی رقم باقی ہے جس کے وصول ہو جانے کی جلد امید ہے۔ ان کے نام مع رقم شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء:۔

چونکہ خلافت جوبلی کا وقت بہت قریب آ رہا ہے۔ اس لئے دوسرے دوستوں سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد اپنے وعدوں کی رقم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نام	رقم
آنریبل ڈاکٹر سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب	۹۰۰۰
آنریبل نواب چوہدری محمد الدین صاحب	۴۰۰۰

اس رقم کے مطابق وعدہ پورا کر دینے کے بعد نواب صاحب نے ایک ہزار روپیہ کا مزید وعدہ کیا ہے:۔

نام	رقم
شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج	۱۰۰۰
خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب پنشنر سشن جج	۱۵۰۰
ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب دہلی	۱۰۰۰
میاں محمد شریف صاحب۔ ای۔ اے۔ سی	۱۰۰۰
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن	۳۰۰۰
بیگم صاحبہ " " "	۱۰۰۰
سیٹھ فضل الہ دین صاحب	۱۰۰۰
خان محمد عبد اللہ خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ	۱۴۰۰
چوہدری اعظم علی خان صاحب سب جج	۱۰۰۰
پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے۔ ایم ایل اے فیروز پور	۱۰۰۰
مرزا رشید احمد صاحب قادیان	۳۰۰۰
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶/۱۱	۱۰۰۰
ملک غلام رسول صاحب شوق لاہور	۱۰۰۰
مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی	۱۰۰۰
ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور	۱۰۰۰
مسٹر محمود الحسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس	۱۰۰۰
چوہدری نصیر احمد صاحب	۱۰۵۰
حضرت میاں بشیر احمد صاحب	۱۰۰۰
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی	۵۰۰
والدہ صاحبہ مرحومہ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب	۵۰۰
ڈاکٹر نواب احمد صاحب قریشی سنگرور	۵۰۰
حضرت میاں شریف احمد صاحب	۵۰۰

(باقی آئندہ)

جناب مولوی محمد علی صاحب سے چند استفسارات

(۱)

جناب امیر غیر مبایعین مولوی محمد علی صاحب نے جب ۱۹۳۷ء میں اپنے آپ کو بدترین گنہگار کہتے ہوئے اپنی وصیت کا اعلان کیا تو اس وقت اپنی جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت قریباً پانچ ہزار روپیہ بتائی۔ (پیغام صلح مجریہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۷ء) مگر ۱۹۳۸ء میں جوبلی کے موقعہ پر ۱/۵ حصہ کی رقم دس ہزار مقرر کی ہے (جوبلی نمبر صفحہ ۲۳) اب یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ قریباً دو سال کے عرصہ میں جناب امیر غیر مبایعین کی جائداد بجائے پچیس ہزار کے پچاس ہزار بن گئی۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ہوئی۔ اس کا جواب انجمن غیر مبایعین وزیر آباد کے سیکرٹری صاحب نے یہ دیا۔ کہ پہلے

"حضرت امیرؒ نے ۱/۵ حصہ کی وصیت کی تھی۔ مگر اب ۱/۵ حصہ کی وصیت کی ہے۔ مگر جب میں نے ۱/۵ کا اعلان دکھایا تو کھسیانے ہو کر کہنے لگے کہ حضرت امیرؒ کو پچیس ہزار روپیہ اپنی لاہور والی زمین سے منافع ہوا۔ مگر پھر بھی یہ سوال حل نہ ہوا۔ کہ قریباً دو سال کے عرصہ میں کیسے پچیس ہزار کا پچاس ہزار بن گیا۔ براہ مہربانی مولوی صاحب خود اسے حل فرمائیں۔

(۲)

۱۹۱۵ء میں مولوی صاحب کی انجمن کا یہ فتوے شائع ہوا تھا۔ کہ جن جن ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت پر کفر کا فتوے لگ چکا ہے۔ ان ممالک میں ہم کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز کی اقتدار جائز نہیں سمجھتے۔ خواہ وہ حضرت اقدس کو مسلمان ہی کیوں نہ کہے۔ (المہدی صفحہ ۹۹) مگر اب آپکی انجمن کے افراد ہر اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ جو ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسلمان کہہ دے۔ کیا آپ اس پر روشنی ڈالنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ کہ آپ کی انجمن کا فتوے غلط ہے یا افراد کا عمل منافقت پر مبنی ہے

(۳)

۱۹۰۴ء میں آپ نے گورداسپور کی عدالت میں کرم دین جہلمی کے مقدمہ کے دوران میں حلفیہ شہادت دی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت ہیں۔ اور آپ کے منکر اسی طرح کاذب ہیں جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکر عیسائی کاذب تھے۔ مگر کیا اب بھی آپ کے وہی عقائد ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تھے۔ اگر وہی ہیں تو کیا آپ ہمارے مقرر کردہ الفاظ میں حلف مؤکد بعذاب کھانے کے لئے آمادہ ہیں کہ میں نے کوئی عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد تبدیل نہیں کیا۔

(۴)

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی کتابوں کی کمیشن کا ہبہ اپنی بیگم صاحبہ کے نام کر دیا ہے۔ اب جو بل آپ کی کمیشن کے تیار ہوتے ہیں۔ وہ آپ کی بیگم صاحبہ کے نام سے ہوتے ہیں۔ اور کمیشن کا اندازہ ۲۰۰ سے لے کر ۔۔ تک ماہوار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو ایک صد روپیہ ماہوار مہمانوں کی خاطر تواضع کے لئے بھی ملتا ہے کیا یہ صحیح ہے۔

(۵)

کیا یہ درست ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے آپ کو انگریزی ترجمۃ القرآن کے کام پر مقرر کیا تھا۔ اور علاوہ ماہوار تنخواہ کے اور اخراجات بھی دیئے جاتے تھے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رحلت کے بعد آپ انجمن کی کتابیں ٹائپ رائٹر اور انگریزی ترجمۃ القرآن لے گئے اور پھر ترجمہ مکمل کر کے آپ نے اپنی انجمن سے ۴۵۰۰ روپے اس ترجمہ کے وصول کئے۔ اپنی محنت کا ایک دفعہ معاوضہ لینے کے بعد کیا آپ کا حق تھا کہ آپ ترجمۃ القرآن کا کمیشن وصول کرتے۔ اگر بالفرض آپ کا حق تھا تو آپ کی بیگم صاحبہ کا کیا حق ہے۔ کہ وہ اپنے نام سے کمیشن وصول کرتی ہیں۔

(۶)

آپ کی انجمن کا شائع شدہ فتوےٰ ہے کہ:

"احمدی غیر احمدی بیوی تو کر سکتا ہے مگر احمدی خاتون غیر احمدی خاوند نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ اس کا خاوند حضرت اقدس مرزا صاحب کا دشمن ہی ہو۔ تو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی غرض سے ایسا کرنا جائز نہیں۔ نہ کوئی شرعی حکم یا آسمانی وحی ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔"

(المہدی صفحہ ۹۹)

کیا اس فتوے کی موجودگی میں آپ نے کبھی اپنی انجمن کے افراد سے باز پرس کرنے کی جرأت کی۔ کہ کیوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی خلاف ورزی کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتے۔

(۷)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء پر ڈاکٹر اللہ بخش صاحب نے ایک پُرجوش تقریر کی جس میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ جب ملانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف تکفیر کا حربہ چلایا۔ تو اپنی جماعت کی حفاظت کے لئے حضرت اقدس علیہ السلام نے جواب اس صورت میں دیا۔ کہ اپنی جماعت کو ان کی اقتداء میں نماز کا ادا کرنا منع فرما دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک جماعت پیدا ہوئی۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کا اصل مقصد ایک جماعت بنانا تھا۔ نہ صرف کتابوں کی اشاعت۔ مگر ہماری جماعت نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اور غیر احمدیوں میں گھس رہے ہیں۔

اس تقریر پر کسی منچلے غیر مبایع نے سوال لکھ کر پیش کیا۔ کہ کیا آپ اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ تصور کرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اس پر پانی پھیر دیا۔ کیا آپ بتائیں گے کہ ڈاکٹر اللہ بخش صاحب کا نظریہ درست ہے یا ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کا۔

(۸)

حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں چودہ قرینے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پسر موعود ہونے پر تحریر کئے۔ اور اس تحریر سے دو تین دن پہلے ۸ ستمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں گیا۔ اور میں نے کہا کہ مجھے آج حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ چل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور اُن کا ادب کرتے ہیں۔"

(کتاب پسر موعود)

میں یہ الفاظ لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں لے گیا۔ اور عرض کیا کہ آپ نے یہ الفاظ کہے ہیں۔ آپ ان کی تصدیق اپنے قلم سے کر دیں۔ چنانچہ آپ نے اس کے نیچے ان الفاظ میں تصدیق کی۔ "یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔" نورالدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ اس کے چند روز بعد فرمایا اس تحریر کو اب شائع نہ کرنا اس وقت شائع کرنا جب میاں صاحب کی مخالفت ہوگی۔ مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

کی اس واضح شہادت کے ہوتے ہوئے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو جو نورانی وجود ہیں۔ پسر موعود۔ مصلح موعود۔ اور موعود خلیفہ ماننے میں کیا عذر ہے۔

(۹)

آپ اور آپ کی انجمن ہر اس فتنہ کی بیٹھ ٹھونکتی ہے۔ جو جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کے خلاف کھڑا کیا جائے اور آپ کا اخبار ان کے لئے وقف ہو جاتا ہے اور ہر فتنہ کو خوب ہوا دی جاتی ہے۔ آپ کی انجمن اور افراد مباہلہ والوں اور مصریوں کی مالی امداد کرتے ہیں۔ ان کو ملازمتیں دیتے ہیں۔ ان کی شائع کردہ کتب فروخت کرتے ہیں۔ مولوی صاحب آخر ایک دن مرنا ہے۔ اس وقت خدا تعالےٰ کو آپ کیا جواب دیں گے۔ یہی نہ کہ ہم نے قادیان دارالامان کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان کو بدنام کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ موعود پسر۔ مصلح موعود اور موعود خلیفہ کو جی بھر کر گالیاں دیں۔ لوگوں کو اس مقدس بستی سے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں سچائی کا ہیڈ کوارٹر" دافع البلاء میں رسول کا تخت گاہ اور الوصیت میں جماعت کا دائمی مرکز قرار دیا تھا۔ باز رکھنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ خاکسار محمد ابراہیم عابد نائب وزیر آباد

آنکھوں کی حفاظت اور اسلام

پنجاب میں اندھاپن کی روک تھام کا ہفتہ ۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک منایا گیا۔ اس کا پروگرام یہ تھا۔ کہ ڈاکٹر اور طبیب خاص کوشش کرتے ہوئے اس خصوصیت سے آنکھوں کے مریضوں کا علاج کریں نیز لکچروں اور تحریروں کے ذریعہ بھی لوگوں کو واقف کریں۔ کہ اندھاپن سے لوگ کس طرح بچ سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے گورنمنٹ پنجاب کے افسران نے بھی بعض ہدایات لکھوا کر شائع کیں۔

قادیان میں بھی یہ ہفتہ حسب ہدایات افسران منایا گیا۔ علاوہ اس کے کہ نور ہسپتال قادیان میں ان ایام میں زیادہ کوشش اور معمول سے زیادہ وقت لگا کر آنکھوں کے مریضوں کا علاج کیا گیا۔ مختلف محلوں میں لکچر دئے گئے اور ان میں شائع شدہ ہدایات خصوصیت سے سنائی گئیں۔ ایک لکچر کے دوران میں جب میں یہ ہدایت پڑھ کر سنا رہا تھا۔ کہ اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دن میں کئی بار پانی سے صاف کیا کرو۔ تاکہ آنکھیں صاف رہیں اور ہاتھوں کی غلاظت کی وجہ سے خراب نہ ہو جائیں۔ تو اسوقت بے اختیار میری زبان پر یہ دعا جاری ہو گئی۔ کہ اے اللہ تو بے شمار فضل اور رحمتیں پاک نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فرما جس نے ایسے علاقہ میں مبعوث ہو کر جہاں پانی بھی کم میسر آتا تھا۔ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے ہر نماز سے پہلے وضو کرنا فرض قرار دے کر مسلمانوں کے چہروں کے کم از کم پانچ دفعہ ایک دن میں دھوئے جانے کا انتظام فرما دیا۔ میں اپنی جگہ کچھ شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔ کہ ان پاک لوگوں کو جو ابھی ابھی اپنے ہاتھ منہ چہرہ بلکہ پاؤں تک بھی دھو کر نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ یہ کیا ہدایت سنا رہا ہوں۔

پھر جب یہ ہدایت سنانے لگا۔ کہ اندھاپن کی روک تھام کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دانتوں اور مسوڑوں کو صاف رکھا جائے تو اس وقت بھی اسلام اور اس کے لانے والے پاک نبی کی حقانیت اور برتری پر بے حد ایمان بڑھا۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں امت کے لئے اس کو حد سے زیادہ بوجھ نہ سمجھتا۔ تو پانچوں نمازوں کے وضو کے وقت مسواک کرنا فرض قرار دیتا۔ پھر آپ نے مسواک کرنے اور منہ اور مسوڑوں کو صاف کرتے رہنے کو عملاً ہمیشہ ضروری سمجھا۔ آپ فجر کے وقت اس زور سے مسواک کرتے اور حلق وغیرہ صاف فرماتے کہ ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ قے کر رہے ہیں۔ کیا عجیب بات ہے۔ اور عمل کی کتنی بہترین مثال ہے۔ کہ حضور مرض الموت میں مبتلا ہیں۔ اپنی پاک اور مطہر بیوی کے سہارے بیٹھے ہیں۔ ایسے وقت میں آپ کے رشتہ کے ایک بھائی آپ کے سامنے آتے ہیں۔ اتفاق سے ان کے منہ میں مسواک ہے آپ کی نظر اس مسواک پر پڑتی ہے۔ آپ کی زیرک بیوی سمجھ جاتی ہے۔ کہ حضور کو مسواک کی خواہش ہے چنانچہ وہ بھائی سے مسواک لے کر صاف کرکے اور نئے اور نرم ریشے نکال کر حضور کو دیتی ہیں۔ آپ اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کی پاک روح جسم مطہر سے پرواز کر جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو احکام دیئے۔ ان کا ہر لحاظ سے پر حکمت اور مفید ہونا ثابت ہے۔

خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال قادیان

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے دن کے متعلق احمدی جماعتوں کی رپورٹیں

بوگرا (بنگال)

عباس علی احمد صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ بوگرا کے احمدیوں نے ۱۲ مارچ کو یوم التبلیغ منایا۔ سدھارام برہمو سماج ہال میں پبلک جلسہ کیا گیا۔ شری یت جتندرا موہن رائے سابق پریذیڈنٹ پراونشل کانگرس کمیٹی نے صدارت کی۔ خان بہادر ابوالہاشم خان صاحب چوہدری ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز نے حضرت احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت اور تعلیم پر تقریر کی۔ ہندو مسلمان کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ تقریر میں احمدیہ مشن کے متعلق بتایا گیا۔ کہ یہ ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب کا موجب ہوگا۔ اور دنیا میں سوشل۔ کمیونل اور انٹرنیشنل اتحاد و اتفاق کیلئے رستہ صاف ہو رہا ہے۔ لکچر کو بہت پسند کیا گیا۔

شاہجہان پور (یو۔ پی)

باوجودیکہ یہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ پھر بھی احباب نے انفرادی طور پر شہر کے تعلیم یافتہ اصحاب اور ریلوے مسافروں کو تبلیغ کی۔ مختلف قسم کے تین صد سے زائد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (سکرٹری)

گنج (لاہور)

وفود کی صورت میں ہندوؤں سکھوں کو تبلیغ کی۔ ۵۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (سکرٹری)

شاہ مسکین

عمر رسیدہ احباب نے پیدل اور نوجوانوں نے بذریعہ سائیکل سات سات میل تک تبلیغ کی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ احمدی عورتوں نے غیر مسلم مستورات میں تبلیغ کی (امیر جماعت احمدیہ)

لاہور

فرداً اور بصورت گروپ تبلیغ کی گئی۔ ۵۰۰ مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ایک انگریزی ہینڈبل "حضرت مسیح ؑ کی قبر ہندوستان میں" جب ایک انگریز لڑکی کو دیا گیا۔ تو وہ حیران ہو کر یہ کہتی ہوئی کوٹھی میں لے گئی۔
Mother father God died here is his Tomb.
(سکرٹری)

لدھیانہ

ہندوؤں سکھوں میں تبلیغ کی گئی پمفلٹ اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نے بوجہ پاؤں پر چوٹ آنے کے چلنے پھرنے سے معذور ہونے کے بعض اصحاب کو اپنے مکان پر بلا کر تبلیغ کی۔ (وائس پریذیڈنٹ)

انبالہ شہر

احباب جماعت کے ۱۱ وفد بنائے گئے جنہوں نے ہندوؤں سکھوں کے علاوہ اچھوتوں کو خصوصیت سے تبلیغ کی۔ ۷۰۰ کے قریب مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے۔ امسال ہمارا یوم التبلیغ پہلے کی نسبت زیادہ کامیاب رہا۔ (سکرٹری)

جہلم شہر

نو بجے صبح جماعت کے احباب مسجد احمدیہ میں دعا کرنے کے بعد روانہ ہوئے۔ بارہ صد کے قریب اردو۔ ہندی اور گورمکھی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور انفرادی تبلیغ کی۔ ہندوؤں نے خصوصیت سے ہماری باتوں کو توجہ اور خوشی سے سنا۔ جماعت کے ایک دوست ایک بجے پادری صاحب کے پاس گئے۔ لیکن انہوں نے مذہبی گفتگو کرنے اور ٹریکٹ لینے سے انکار کر دیا۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی تین گروپ بنا کر غیر مسلم مستورات میں تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ پڑھ کر سنائے (سکرٹری)

مغربی سیاسیات

جرمن افواج سلواکیہ میں

پراگ سے ۱۴ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حالات بدتر ہو گئے ہیں۔ مفاہمت کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئی ہیں۔ سلواکیہ کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر ٹیز و ہٹلر کی دعوت پر برلن جا کر واپس آ گئے۔ اور نئی وزارت مرتب کر چکے ہیں۔ جس میں سابق وزیر اعظم بھی شامل ہے۔ جو پہلے قید کر لئے گئے تھے۔ ڈاکٹر ٹیز و نے نئی وزارت کے ایک اجلاس میں سلواکیہ کی کامل آزادی کا اعلان کر دیا۔ ڈاکٹر ٹیز و کو ہٹلر نے یہ یقین دلایا ہے۔ کہ اگر سلواک اپنے راہ راست پر مستقل رہے۔ اور دور اندیشی سے کام کرتے رہے تو ضرور ان کی امداد کرے گا۔ سلواکیہ کی آزادی کے اعلان کے ساتھ ہی وزیر اعظم نے ہٹلر سے امداد کی درخواست کر دی۔ اور جرمن فوجیں سلواکیہ میں داخل ہو رہی ہیں۔

ہٹلر نے چیکو سلواکیہ کی حکومت کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ اور بعض مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ جن میں سے ایک تو سلواکیہ کی کامل آزادی کو تسلیم کرنے اور چیک وزارت سے بعض ناپسندیدہ اشخاص کو نکالنے کا ہے۔ نیز مطالبہ کیا ہے کہ بوہیمیا اور مراویا میں جرمن اقلیت کے مفاد کے تحفظ کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ چیکو سلواکیہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ہڈسا ہٹلر کی ملاقات کے لئے برلن گئے ہیں۔ سلواکیہ کی آزادی کے اعلان اور جرمن افواج کے داخل ہونے کی خبر نے سلواکیہ کے یہودیوں کے حواس مختل کر دیئے ہیں۔ اور وہ افراتفری میں بھاگ رہے ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر یہودیوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔

ستم بالائے ستم یہ ہوا ہے کہ حکومت ہنگری نے چیکو سلواکیہ کو نوٹس دیا تھا۔ کہ روتھینیا سے اپنی افواج کو واپس بلائے۔ اور ہنگرین قیدیوں کو رہا کر دے۔ اور اس کے لئے ۱۲ گھنٹہ کی مہلت دی تھی۔ اور چونکہ یہ مطالبات اس عرصہ میں پورے نہیں ہوئے۔ اس لئے ہنگرین فوجیں بھی چیکو سلواکیہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ اور تین دیہات پر قبضہ کر چکی ہیں۔ بات یہ ہے کہ سوڈٹین علاقہ کے جرمنی کے ساتھ الحاق کے بعد چیکو سلواکیہ میں دو قومیں یعنی چیک اور سلواک باقی رہ گئی تھیں۔ اور اب تک بظاہر یہ دونوں قومیں متحدہ طور پر نظام حکومت چلا رہی تھیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ سلواکوں نے یہ شکایت کی۔ کہ مرکزی حکومت میں چونکہ چیک اکثریت میں ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاتا۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں ان کو پیچھے رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس خیال سے کہ یہ شورش بڑھنے نہ پائے۔ حکومت نے سلواکوں کے بعض مطالبات تسلیم کر لئے۔ لیکن اس پر بھی سکون پیدا نہ ہوا۔ اور مجبوراً حکومت نے سلواک علاقہ میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔ اس پر بھی فضا صاف نہ ہوئی۔ تو حکومت نے ان کو حکومت خود اختیاری دینے پر بھی آمادگی کا اظہار کیا۔ لیکن وہ اس سے بھی مطمئن نہ ہوئے۔ اور کامل آزادی کے مطالبہ پر مصر رہ کر اپنی نئی حکومت قائم کر چکے ہیں۔ سلواکوں کی کل آبادی بیس لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اس لئے ان کا مستقل آزاد ریاست قائم کر لینا قریباً ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ہٹلر سے استمداد کی ہے۔ اور اس طرح سلواکیہ کے چیکوں سے علیحدہ ہونے کے بعد جرمنی کے لئے انہیں زیر کر لینا مشکل نہ ہو گا۔ لیکن یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ سلواک چونکہ جرمنی کی حمایت میں آ چکے ہیں۔ اس لئے چیک حکومت روس کی پناہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس کے ساتھ ہی پراگ سے ۱۴ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چیکو سلواکیہ گورنمنٹ نے جیسا کہ معاہدہ میونخ میں فیصلہ ہوا تھا۔ اپنی فوج ایک لاکھ پچاس ہزار کے بجائے ایک لاکھ کر دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ خبر بھی آئی ہے کہ کارپیتھو یوکرین نے بھی اپنی آزادی کا اعلان کر کے چیکو سلواکیہ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ ایم مولوسن نئے وزیر اعظم منتخب ہوئے ہیں۔ اور ان کی طرف سے بھی ہٹلر اور مسولینی کو امداد کے تار ارسال کئے گئے ہیں۔ جن میں ہنگرین افواج کے سرحد کو پار کرنے کی اطلاع دے کر اپنی حفاظت کی درخواست کی گئی ہے۔ ریوٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ سرحد پر چیک اور ہنگرین افواج میں جنگ بھی شروع ہو چکی ہے۔ چیک فوجی ہنگری کے علاقہ میں واقع ایک گاؤں میں ہنگری فوج پر حملہ آور ہوئے اور اپنے بعض قیدیوں کو چھڑا کر واپس لے گئے۔ سرحد کے اور بھی کئی مقامات پر ایسے ہی واردات ہوئی ہیں۔ اور فریقین میں جنگ بدستور جاری ہے۔

بہر حال وسطی یورپ کی سیاسیات میں ایک بار پھر ایسی الجھن پیدا ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ جس سے افق یورپ پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کیا نتیجہ ہو۔ اور یہ امر کوئی بعید نہیں۔ کہ یہ گڑبڑ ہٹلر کے لئے چیکو سلواکیہ کو زیر کرنے کے علاوہ ہنگری پر حملہ کر کے اسے ختم کر لینے کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

سپین کی خانہ جنگی کی حالت

گذشتہ پرچہ میں جنرل فرانکو کی مشکلات کا ذکر کیا جا چکا ہے میڈرڈ میں جو نئی ڈیفنس کونسل قائم ہوئی ہے اس کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ لڑائی بند کرنے کے متعلق جنرل فرانکو کا نظریہ ہمیں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ ہم صلح کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ بشرطیکہ یہ یقین دلایا جائے۔ کہ سپین کی آزادی میں کسی غیر ملکی طاقت کا کوئی دخل نہ ہو گا۔ اور جمہوریت پسندوں کے خلاف منتقمانہ کارروائیاں نہ کی جائیں گی۔ اگر ان باتوں کے متعلق ہمارا اطمینان نہ کیا گیا۔ تو ہم ہر قسم کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ میڈرڈ میں اب کامل سکون ہے اور کمیونسٹوں نے جو شورش پیدا کی تھی اسے دبا دیا گیا ہے

دوسری برگوس کے ریڈیو سٹیشن سے فرانکو گورنمنٹ کے ایک ذمہ وار افسر نے اعلان کیا ہے کہ ان کی فوجیں میڈرڈ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور کہ ہم ڈیفنس کونسل اور کمیونسٹ دونوں کو اپنا دشمن تصور کرتے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس خانہ جنگی میں اس وقت تک قریباً دس لاکھ آدمی ہلاک اور قریباً اتنے ہی مجروح ہو چکے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں صرف اڑھائی لاکھ فوجی اور باقی عام شہری ہیں۔ سپین کی کل اڑھائی کروڑ کی آبادی میں سے اتنی جانوں کا ضیاع حیرت انگیز ہے۔ اس جنگ میں جو ملک کو مالی نقصان ہوا ہے وہ کئی ارب پونڈ ہے۔ اگرچہ اس کی تعیین تا حال نہیں ہو سکی۔ نیز اس خانہ جنگی میں پانچ ہزار غیر ملکی ہلاک ہوئے ہیں اور ابھی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ تباہ کاریاں کہاں جا کر ختم ہوں۔ روما میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سپین کی خانہ جنگی کے سلسلہ میں تین ہزار اطالوی ہلاک اور بارہ ہزار مجروح ہو چکے ہیں۔ جو لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں

کہ اس قدر قربانی کے بعد مسولینی صرف جنرل فرانکو کے اشارہ پر اپنی فوجیں واپس ہٹا لیگا وہ خطرناک غلط فہمی میں ہیں۔ ابھی سپین کا جھگڑا ختم شدہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اس میں ابھی بہت سی پیچیدگیاں ہیں۔ جو معلوم نہیں کیا نتائج پیدا کریں۔

ٹیونس پر اطالوی حملہ کا خطرہ

پیرس سے ۱۳ مارچ کی ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ٹیونس پر اطالوی حملہ کا خطرہ اب وہاں سنجیدگی سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ لیبیا میں اطالوی فوجوں کی تعداد بہت بڑھا دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں جرمن کے بھی بہت سے اعلےٰ افسر سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ اور اسوجہ سے شمالی افریقہ میں اپنے مقبوضات کی حفاظت کے لئے فرانس زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ ٹیونس کی فوج بقدر تیس ہزار بڑھا دی گئی ہے۔ ایک زبردست فرانسیسی بحری بیڑا ابھی روانہ کر دیا گیا ہے۔ طیاروں کی تعداد میں بھی بھاری اضافہ کا فیصلہ ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں مراکو کا فرانسیسی گورنر پیرس آیا ہوا ہے۔ کہ مناسب انتظامات کے لئے ارکان حکومت سے بات چیت کرے۔ بہر حال یہ معاملہ بھی نازک صورت اختیار کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ادھر برطانیہ میں فرانس کے ساتھ اتحاد کی اہمیت پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ مسٹر چرچل نے ایک پبلک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس کے ساتھ دوستی کے متعلق وزیر اعظم نے جو اعلان کیا ہے۔ اس پر میں اسے مبارکباد دیتا ہوں۔

حکومت عراق اور یہود

مملکت عراق میں اسوقت قریباً دو لاکھ یہودی قدیم سے آباد ہیں۔ فلسطین کے قضیہ نے یہود کے خلاف عربوں کے قلوب میں غم و غصہ کی جو لہر پیدا کر دی ہے۔ اس کی وجہ سے حکومت عراق کو ان کی حفاظت میں سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ چنانچہ وزیر اعظم برطانیہ کے ساتھ ملاقات کر کے عراق کے وزیر اعظم نوری پاشا نے اس معاملہ کی اہمیت کو ان پر واضح کیا اور کہا۔ کہ اگر فلسطین کا فیصلہ مسلمانوں کے حسب منشا نہ ہوا۔ تو عراق کی حکومت کے لئے یہودیوں کے جان و مال کی حفاظت بالکل ناممکن ہو جائے گی۔ اور انہیں مجبوراً وہاں سے نکلنا پڑیگا۔ موجودہ ہیجان کے پیش نظر حکومت عراق ان کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتی چند روز ہوئے۔ اخبارات میں یہ شائع ہو رہا تھا۔ کہ حکومت عراق نے تین لاکھ یہودیوں کو بعض شرائط کے ماتحت اپنے ہاں آباد ہونے کی اجازت دیدی ہے۔ لیکن سرکاری طور پر اس خبر کی تردید ہو گئی ہے۔ اور حکومت نے لکھا ہے۔ کہ وہ کسی شرط پر کسی ایک یہودی کو بھی اپنے ملک میں داخلہ کی اجازت نہیں دے سکتی۔

پراگ پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا

برلن سے ۱۵ مارچ کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرمن افواج نے پراگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور چیک فوجوں کو غیر مسلح کر دیا ہے۔ چنانچہ ریڈیو سٹیشن سے چیکوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ہتھیار ڈال دیں۔ اگر انہوں نے مقابلہ کی کوشش کی۔ تو نہایت سختی سے دبا دئے جائیں گے۔ برلن کا ایک اور اعلان مظہر ہے۔ کہ چیک وزیر اعظم اور ہر ہٹلر کے درمیان بات چیت کے وقت چیک وزیر خارجہ اور جرمن وزیر خارجہ بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں یہ طے پایا کہ چیک علاقہ جرمنی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ مزید قتل و خون نہ ہونے پائے چنانچہ جرمن فوجوں کو چیکوسلواکیہ میں داخل ہونے کا حکم دیدیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جس وقت برلن میں یہ بات چیت ہو رہی تھی۔ اسوقت جرمن فوجیں چیک علاقہ میں ۱۲ میل اندر پہنچ چکی تھیں۔ دوسری طرف ہنگری کی افواج نے کارپیتھو یوکرین میں پیشقدمی شروع کر دی ہے۔ امید ہے کہ آج شام تک ہنگری کا قبضہ مکمل ہو جائیگا۔ اس طرح پولینڈ اور ہنگری کی سرحدیں مل جائیں گی۔ بوڈاپسٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۲

۲ ہو کر ہو ر قبضہ کرنا ہنگری کے مفاد کیلئے ضروری ہے۔ فرانس میں جرمنی کے اس اقدام پر خوف کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ شاید اطالیہ اب فرانس کے خلاف اپنے مطالبات پیش کر دے۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

مرکزی اسمبلی میں مسلم لیگ کی تحریک التوا

۱۳ مارچ کو مرکزی اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کے دوران میں مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ نہ ملنے پر بحث کرنے کے لئے تحریک تخفیف پیش کیگئی۔ مسٹر ضیاء الدین صاحب نے اس پر تقریر کرتے ہوئے۔ بعض اعداد و شمار پیش کئے۔ اور بتایا۔ کہ مسلمانوں کے حقوق بہت بری طرح تلف ہو رہے ہیں۔ دنیا میں صرف دو شخص ہیں۔ جو برطانوی گورنمنٹ کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ یعنی ہٹلر اور گاندھی۔ اور ان کے سوا یہ حکومت کسی کی پرواہ نہیں کرتی۔ بھائی پرمانند نے اس تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملازمتیں قابلیت کی بنا پر دی جانی چاہئیں۔ قومیت کی بناء پر نہیں۔ اور اگر قومیت کا اصول ضروری ہے۔ تو فوج میں بھی اس پر عمل ہونا چاہئے۔ ہوم ممبر نے جوابی تقریر میں کہا۔ کہ ۱۹۳۴ء کے بعد سرکاری محکموں میں مسلمانوں کی نیابت برابر بڑھتی رہی ہے۔ اور آئندہ بھی اس کا خیال رکھا جائے گا۔ چنانچہ یہ تحریک واپس لے لی گئی۔

ممانعت شراب کا ریزولیوشن کونسل آف سٹیٹ میں

کونسل آف سٹیٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے چیف کمشنر ریلوے نے کہا۔ کہ یکم اپریل ۱۹۲۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۸ء تک یعنی ۹ سال کے عرصہ میں ریلوں کو قریباً ساڑھے چالیس کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ جو محفوظ سرمایہ اور ڈیپریشن فنڈ سے پورا کیا گیا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ ایسے ڈبوں کے بنانے کی تجویز بھی حکومت کے زیر غور ہے جو تمام کے تمام فولاد کے ہوں۔

ریلوے ریفریشمنٹ رومز میں شراب کی فروخت کی ممانعت کا ریزولیوشن بھی زیر بحث آیا۔ سر اے۔ پی پیٹرو نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں آج بھی ایسے لوگ بکثرت ہیں۔ جو شراب کے بغیر دیوتاؤں کی پوجا نہیں کر سکتے۔ پھر اس کے علاوہ غریب لوگ گانجا۔ تاڑی اور ایسے ہی نشوں سے اپنے لئے سامان تفریح مہیا کرتے ہیں۔ اور ہمیں کوئی حق نہیں۔ کہ انہیں اس سے محروم کر دیں۔ گورنمنٹ نے اگر اکسائز پالیسی میں تبدیلی کر دی۔ تو یہ لوگ اپنے جائز حقوق سے محروم ہو جائیں گے۔ فنانس سکرٹری نے کہا۔ کہ مختلف صوبجات میں شراب کی بندش کی سکیم کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ دیکھ کر مرکزی حکومت کوئی کارروائی کرے گی۔ اس ریزولیوشن سے ممبروں کو جو ہمدردی تھی۔ اس کا اندازہ صرف اسی ایک امر سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ تقسیم آراء کے بغیر ہی یہ نامنظور ہو گیا۔

والیان ریاست کی طرف سے وائسرائے ہند کی تقریر کا جواب

وائسرائے ہند نے ایوان والیان ریاست میں جو تقریر کی تھی۔ وہ گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ ۱۴ مارچ کو اجلاس کے اختتام پر والیان ریاست کی طرف سے جام صاحب نوانگر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم فیڈریشن کے ضمن میں اپنی ذمہ واریوں کو بخوبی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ شمولیت کی صورت میں پیش آنے والی مالی مشکلات کا حل کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ والیان ریاست کے متعلق یہ پروپیگنڈا بالکل غلط ہے۔ کہ وہ پیراماؤنٹ پاور سے ساز باز کر کے ریاستوں کی اندرونی شورش کو دبانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنی رعایا کے ضروری مطالبات سے آگاہ ہیں۔ اور ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن اس چیز کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ بیرونی لوگ آ کر ریاستوں میں مداخلت کریں۔ وائسرائے کے اس اعلان پر کہ اصلاحات کے معاملہ میں حکومت بالادست کوئی مداخلت نہیں کرے گی اور ریاستوں کے ساتھ اپنے معاہدات کی پابند رہے گی۔ مسرت کا اظہار کیا۔ چھوٹی چھوٹی